Bachelor of Arts Urdu (Honours) (BAUDH)

ASSIGNMENT

For

(July 2024 and January 2025 Sessions)

BUDC-109

(Urdu Adab Mein Tanz-o-Mazah)

اردو ادب میں طنز و مزاح

Discipline of Urdu
School of Humanities
Indira Gandhi National Open University
Maidan Garhi, New Delhi-110068

اسائن مینٹ

بی- اے آنرز اردو(CBCS)پروگرام

عزیز طلبا/طالبات!

یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے کورس کو دل لگا کر پڑھا اور اسے سمجھا ہوگا جس کی جانچ پرکھ کے لیے آپ کے کورس میں ایک اسائن مینٹ رکھا گیا ہے۔ یہ اسائن مینٹ آپ کے پروگرام کی مسلسل جانچ پرکھ کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے تاکہ آپ اپنا جائزہ خود لیں سکیں۔ اس لیے ہر کورس کا ایک اسائن مینٹ اپنے مقررہ وقت میں جمع کرنا ضروری ہے تاکہ آپ امتحان میں بیٹھنے کے لائق ہوسکیں۔ اسائن مینٹ جمع کیے بغیر آپ امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ اسائن مینٹ ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ (TMA) ہے جو پورے کورس کا احاطہ کرتا ہے اور سو(100) نمبروں پر مشتمل ہے۔

مقصد:

اس اسائن مینٹ کا مقصد یہ پتہ لگانا ہے کہ آپ نے فراہم کیے گئے مواد سے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ اسائن مینٹ آپ کی صلاحیت میں نکھار پیدا کرے گا اور آپ کی معلومات میں اضافہ کرے گا۔ آپ اس کورس کی اکائیوں کا بغور مطالعہ کیجیے اور جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں تو اسٹڈی سنٹر جاکر اپنے کاؤنسلر سے رابطہ کیجیے۔

مشورہ:

سوالوں کو غور سے پڑھیے اور ان نکات کو سمجھیے جن پر سوالات کی بنیاد ہے۔ ضروری باتیں نوٹ کر لیجیے انہیں. منطقی ربط کے ساتھ پیش کر دیجیے۔ سوالوں کے جواب کتابوں سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔ اکائیوں کی عبارت کو ہو بہو نقل کرنے سے گریز کیجیے۔ اپنے جوابات محتاط ہو کر تجزیاتی انداز میں لکھیے۔ مضمون نما سوالات کو شروع میں تمہید اور آخر میں اخذ شدہ نتائج کے ساتھ لکھیے۔ تمہید میں بتائیے کہ آپ نے سوال کو کس طرح سمجھا ہے اور جواب کس طرح پیش کرنے جا رہے ہیں۔ آخر میں سوال کے جواب کو سمیٹ کر نتیجہ اخذ کیجیے اور جواب دیتے وقت دوسری کتابوں کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کے مطالعہ کی وسعت کا اندازہ ہوگا اور موضوع پر آپ کی گرفت اور گیرائی کا بھی پتہ چل سکے گا۔

آپ کو اپنے جوابات کے سلسلے میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ

- منطقی نوعیت کے ہوں
- جملے اور پیرا گراف کے درمیان ربط ہو
- خیال اور طرز تحریر میں مطابقت ہو
- سوالوں کا اتنا ہی جواب دیجیے جتنا پوچھا گیا ہے

ہدایت:

اتنا یاد رکھیے کہ سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے سے پہلے آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اسائن مینٹ کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیے تاکہ گم ہونے کی شکل میں حوالے کے لیے آپ کے پاس اپنا اسائن مینٹ موجود ہو۔ ہماری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

اپنا اسائن مینٹ لکھنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے:

1۔ پروگرام گائڈ میں اسائن مینٹ سے متعلق دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کیجیے۔

2۔ اپنا نام، رول نمبر اور تاریخ کاپی کے پہلے حصہ کی بائیں جانب لکھیے۔

3۔ کاپی کے بیچ میں کورس کا نام، اسائن مینٹ نمبر اور اپنے اسٹڈی سنٹر کا نام لکھیے۔

4۔ آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اگر اسائن مینٹ جمع نہیں کیا تو سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

5۔ اپنے اسائن مینٹ کے لیے فل اسکیپ سائز کا کاغذ کا استعمال کیجیے۔

6۔ جواب سے پہلے متعلقہ سوال لکھنا ضروری ہے۔

7۔ اسائن مینٹ اپنی تحریر میں ہونا چاہیے۔

8۔ اسائن مینٹ آپ اپنے اسٹڈی سنٹر پر جمع کیجیے۔

آپ اپنے اسائن مینٹ کی کاپی کا پہلا صفحہ اس طرح پر کیجیے:

کورس کا عنوان (اردو)------------------------/ ------------------------Course Title

اسائن مینٹ نمبر----------------------رول نمبر-----------------------------------

نام (اردو)--------------------/ -----------------------------Name in English

اسٹڈی سنٹر کا نام--

Note:

Last date for submission of Assignment

For December Examination: 31st October

For June Examination: 30th April

نوٹ: اسائن مینٹ جمع کرنے کی آخری تاریخ کے متعلق جاننے کے لیے IGNOU کی ویب سائٹ دیکھتے رہیے۔

Good Luck!

BUDC-109 اردو ادب میں طنز و مزاح

ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ

Course Code:	BUDC-109
Course Title:	اردو ادب میں طنز و مزاح
Assignment Code:	BUDC-109/TMA/July 2024-Jan 2025
Coverage:	All Blocks
Marks:	100

ہدایت:- سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ سوالوں کے نمبر ان کے سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

سوال 1۔ کنہیالال کپور کی طنز و مزاح نگاری کے امتیازی پہلوؤں کو بیان کیجیے۔ (10)

یا

عصر حاضر میں اُردو طنز و مزاح پر ایک نوٹ لکھیے۔

سوال 2۔ رضا نقوی واہیؔ کے سوانحی احوال و کوائف اور خدمات پر ایک نوٹ لکھیے۔ (10)

یا

درج ذیل اشعار کا مفہوم مع سیاق و سباق بیان کیجیے۔

خدا حافظ مسلمانوں کا اکبرؔ — مجھے تو ان کی خوشحالی سے ہے یاس
یہ عاشق شاہد مقصود کے ہیں — نہ جائیں گے ولیکن سعی کے پاس
سناؤں تم کو اک فرضی لطیفہ — کیا ہے جس کو میں نے زیب قرطاس
کہا مجنوں سے یہ لیلیٰ کی ماں نے — کہ بیٹا تو اگر کر لے ایم اے پاس
تو فوراً بیاہ دوں لیلیٰ کو تجھ سے — بلا دقت میں بن جاؤں تری ساس
کہا مجنوں نے یہ اچھی سنائی — کجا عاشق کجا کالج کی بکواس
کجا یہ فطرتی جوش طبیعت — کجا ٹھونسی ہوئی چیزوں کا احساس

بڑی بی آپ کو کیا ہو گیا ہے | ہرن پہ لادی جاتی ہے کہیں گھاس
یہ اچھی قدر دانی آپ نے کی | مجھے سمجھا ہے کوئی ہر چرن داس
دل اپنا خون کرنے کو ہوں موجود | نہیں منظور مغز سر کا آماس
یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ | تو استعفیٰ مرا باحسرت ویاس

سوال 3۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ (10)

"انگریزوں کا وطیرہ ہے کہ وہ کسی عمارت کو اس وقت تک خاطر میں نہیں لاتے جب تک وہ کھنڈر نہ ہو جائے۔ اسی طرح ہمارے ہاں بعض محتاط حضرات کسی کے حق میں کلمۂ خیر کہنا روا نہیں سمجھتے تاوقتیکہ ممدوح کا چہلم نہ ہو جائے۔ آغا کو بھی ماضی بعید سے، خواہ اپنا ہو یا پرایا، والہانہ وابستگی تھی جس کا ایک ثبوت ان کی 1927ء ماڈل کی فورڈ کار تھی جو انھوں نے 1955ء میں ایک ضعیف العمر پارسی سے تقریباً مفت لی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ چلتی بھی تھی اور وہ بھی اس میانہ روی کے ساتھ کہ محلے کے لونڈے ٹھلوے جب اور جہاں چاہتے، چلتی گاڑی میں کُود کر بیٹھ جاتے۔ آغا نے کبھی تعرض نہیں کیا کیوں کہ اگلے چوراہے پر جب یہ دھکڑ دھکڑ کر کے دم توڑ دیتی تو یہی سواریاں دھکے لگا لگا کر منزل مقصود تک پہنچا آتیں۔ اس صورت میں پٹرول کی بچت تو خیر تھی ہی لیکن بڑا فائدہ یہ تھا کہ انجن بند ہو جانے کے سبب کار زیادہ تیز چلتی تھی۔ واقعی اس کار کا چلنا اور چلانا معجزۂ فن سے کم نہ تھا۔ اس لیے کہ اس میں پٹرول سے زیادہ خون جلتا تھا"۔

یا

درج ذیل اقتباس کا مفہوم مع سیاق وسباق بیان کیجیے۔

"رنگ سانولا مگر روکھا، قد خاصا اونچا تھا مگر چوڑان نے لمبان کو دبا دیا تھا۔ دُہرا بدن، گدرا ہی نہیں بلکہ موٹاپے کی طرف کسی قدر مائل۔ فرماتے تھے کہ بچپن میں ورزش کا شوق تھا۔ ورزش چھوڑ دینے سے بدن جس طرح مُرمُروں کا تھیلا ہو جاتا ہے، بس یہی کیفیت تھی۔ بھاری بدن کی وجہ سے چوں کہ قد ٹھگنا معلوم ہونے لگا تھا، اس لیے اس کا تکملہ اونچی تُرکی ٹوپی سے کر دیا جاتا تھا۔ کمر کا پھیر ضرورت سے زیادہ تھا۔ توند اس قدر بڑھ گئی تھی کہ گھر میں ازار بند باندھنا بے ضرورت ہی نہیں، تکلیف دہ سمجھا جاتا تھا اور محض ایک گرہ کو کافی خیال کیا گیا تھا۔ گرمیوں میں تہمد (تہ بند) باندھتے تھے، اُس کے پلو اُڑسنے کے بجائے اِدھر اُدھر ڈال لیتے تھے مگر اُٹھتے

وقت بہت احتیاط کرتے تھے۔ اول تو قُطب بنے بیٹھے رہتے تھے۔ اگر اُٹھنا ہوا تو پہلے اندازہ کرتے تھے کہ فی الحال اُٹھنے کو ملتوی کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ضرورت نے بہت مجبور کیا تو ازار بند کی گرہ یا تہمد کے کونوں کے اُڑسنے کا دباؤ توند پر ڈالتے تھے۔ سر بہت بڑا تھا مگر بڑی حد تک اُس کی صفائی کا انتظام قدرت نے اپنے اختیار میں رکھا تھا۔ جو تھوڑے رہے سہے بال تھے، وہ اکثر نہایت احتیاط سے صاف کرا دیے جاتے تھے، ورنہ بالوں کی یہ گگر، سفید مقیش کی صورت میں، ٹوپی کے کناروں پر جھالر کا نمونہ ہو جاتی تھی۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی، ذرا اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ بھوَیں گھنی اور آنکھوں کے اوپر سایہ افگن تھیں۔ آنکھوں میں غضب کی چمک تھی۔ وہ چمک نہیں جو غصے کے وقت نمودار ہوتی ہے بلکہ یہ وہ چمک تھی جس میں شوخی اور ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اگر میں ان کو 'مسکراتی ہوئی آنکھیں' کہوں تو بے جا نہ ہو گا"۔

(حصہ ب)

سوال 4۔ ظریف لکھنوی کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ (15)

یا

درج ذیل اشعار کا تجزیہ مع سیاق و سباق کیجیے۔

میرے اک شاگرد نے لکھا ہے مجھ کو ایک خط — جس کو پڑھ کر ہو گیا ہے میرا اندازہ غلط

اس نے مجھ کو خط میں لکھا ہے کہ اے استادِ فن — آپ ہیں اُردو کی پاپوش اور میں اس کی کرن

آپ کے ہر شعر پر ہوتی ہے فن کاری کی چھاپ — شہر کے پیچیدہ پیچیدہ ادیبوں میں ہیں آپ

میں تو قبلہ آپ کے ادنیٰ پرستاروں میں ہوں — آپ میرے کفش ہیں میں کفش برداروں میں ہوں

منزلِ فن میں سمجھ کر اپنا لیڈر آپ کو — رفعِ حاجت کے لیے پڑھتا ہوں اکثر آپ کو

مجھ کو یہ سمجھایئے بہرِ خدا را کے لیے — کیسے فرماؤں غزل اپنی ستارہ کے لیے

آپ کی آواز میں ہے ایک "وجدانی سرور" — آپ کے "ترنم" سے بھی پُر کیف ہے "تحت الشعور"

میں ابھی تک ہنستی ہوں، اس میں کوئی شک نہیں — مجھ کو فنِ شعر میں پوری طرح ادرک نہیں

سوچتا ہوں کہ بیٹھوں کس کے در کے سامنے — سینکڑوں اُستاد ہے پیشِ نظر کے سامنے

پھلِ لالہ اُگ رہا ہے گلستان کی خاک سے — دوسرا مصرع لگا کر بھیج دیجیے ڈاک سے

سوال5۔ پطرس بخاری کی طنز و مزاح نگاری سے مفصل بحث کیجیے۔ (15)

یا

درج ذیل اشعار کا تجزیہ مع سیاق و سباق کیجیے۔

بھگوان مرے دل کو وہ زندہ تمنا دے	جو حرص کو بھڑکا دے اور جیب کو گرما دے
وادیٔ سیاست کے اس ذرے کو چمکا دے	اس خادم ادنیٰ کو اک کرسیٔ اعلیٰ دے
اوروں کا جو حصہ ہے مجھ کو وہی داتا دے	محروم بتاشاہوں تو پوری نہ حلوا دے
ہاں مرغ مسلم دے ہاں گرم پراٹھا دے	سوکھی ہوئی آنتوں کو فوراً ہی جو چکنا دے
تحریر میں چستی دے تقریر میں گرمی دے	جنتا کو جو پھیلائے اور قوم کو بہکا دے
کرسیٔ وزارت پر اک جست میں چڑھ جاؤں	تدبیر کو پھرتی دے تقدیر کو جھٹکا دے
سکھلا دے مجھے داتا وہ راز جہاں بانی	قطرے سے جو دریا دے دریا کو جو قطرہ دے
مفلس کی لنگوٹی تک باتوں میں اتروالوں	احسان کے پردے میں چوری کا سلیقہ دے
قاتل کی طبیعت کو بسمل کی ادا سکھلا	خوں ریزی کے جذبے کو ہمدردی کا پردا دے
تھوڑی سی جو غیرت ہے وہ بھی نہ رہے باقی	احساس حمیت کو اس دل سے نکلوا دے
القصہ مرے مالک تجھ سے یہ گزارش ہے	مرغی وہ عنایت ہو سونے کا جو انڈا دے

(حصہ ج)

سوال6۔ طنز و مزاح کے فن، اقسام اور اس کی اہمیت و افادیت سے مفصل بحث کیجیے۔ (20)

یا

رشید احمد صدیقی کے سوانحی احوال و کوائف اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی طنز و مزاح نگاری کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

سوال7۔ اُردو نثر میں طنز و مزاح کی روایت پر مفصل اظہار خیال کیجیے۔ (20)

یا

دلاور فگاؔر کے سوانحی احوال و کوائف اور ان کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری پر تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔